سرسید کی تعلیمات وافکار آج بھی اہمیت کے حامل

شعبۂ فارسی کے زیراہتمام ’دور حاضر میں سرسید کی معنویت‘ موضوع پر منعقدہ خصوصی خطبہ میں شرکاء کا خطاب

علی گڑھ (ایس این بی) سرسید کی تعلیمات وافکار آج کے دور میں بھی اتنی ہی اہمیت کی حامل ہیں جتنے سرسید کے دور میں تھے۔ یہ باتیں شعبۂ ترسیل عامہ کے سینئر استاد پروفیسر شافع قدوائی ڈائریکٹر سرسید اکیڈمی نے شعبۂ فارسی کے زیر اہتمام ”دور حاضر میں سرسید کی معنویت“ کے عنوان سے منعقدہ ایک خصوصی خطبہ میں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرسید کی فکر یہ تھی کہ کسی بھی بات کا جواب صرف احتجاج سے ہی نہیں دیا جانا چاہے بلکہ دلیل وشواہد سے دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ولیم میور نے جب اپنی کتاب میں پیغمبرؐ اسلام کی توہین کی تو سرسید نے اس کا جواب دلیلوں کے ساتھ خطبات احمدیہ لکھ کر دیا۔ پروفیسر قدوائی نے کہا کہ سرسید کے بارے میں اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ وہ خواتین کی تعلیم کے خلاف تھے جبکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ اس کے پیچھے جو وجہ نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت ہندوستانی معاشرہ اس کیلئے تیار نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب سرسید دوسرے ممالک جاتے اور وہاں کی خواتین کو تعلیم یافتہ دیکھتے تو خوشی کا اظہار کرتے۔ انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں سرسید کے نظریات کو اگر ہم اپنا لیں تو کافی حدتک کامیاب ہو جائیں گے، اور یہ وقت کی ضرورت بھی ہے۔

پروفیسر آذرمی دخت صفوی نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ سرسید کی سائنٹفک تھنکنگ یعنی غیر جذباتی اور مدلل طریقۂ فکر اور ردعمل کا رویّہ ہمارے لئے اس وقت بھی قابل تقلید تھا اور آج بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم دوسروں کے منفی رویوں کی دانشمندی، وقار اور معروضی طریقہ سے تردید کریں اور مثبت انداز میں اس کا جواب دیں۔ پروگرام کے آغاز میں صدر شعبہ فارسی، پروفیسر رعنا خورشید نے مہمان خصوصی پروفیسر شافع قدوائی اور صدر پروفیسر آذرمی دخت صفوی کے ساتھ حاضرین کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس لیکچر کا مقصد عوام، خصوصاً طلبا کے درمیان عہد حاضر میں سرسید کی معنویت کو اجاگر کرنا اور اس کی تشریح و تفہیم ہے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر محمد قمر عالم نے انجام دئے اور اظہار تشکر ڈاکٹر محمد قیصر نے کیا۔

اے ایم یو: شعبہ جغرافیہ کے قیام کے 100 سال مکمل ہونے پر دوروزہ قومی کانفرنس کا انعقاد

علی گڑھ (ایس این بی) ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی کی ضروریات کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ ہمیں نہ صرف زمین کو قابل کاشت بنانے پر زور دینا ہوگا بلکہ اس بات پر بھی غور کرنا ہوگا کہ ہم اپنی آبادی کی ضروریات کو کیسے پورا کرسکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار نامور جغرافیہ داں، پروفیسر ڈی پی سنگھ، پاٹلی پتر یونیورسٹی بہار نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ جغرافیہ کے زیراہتمام کینیڈی آڈیٹوریم میں ”آبادی میں اضافہ، ترقی اور ماحولیات: مسائل اور چیلنجز“ کے موضوع پر منعقدہ دوروزہ قومی کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ بیسویں صدی میں حالانکہ ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے، لیکن ہمارے دیہی خطوں میں ترقی نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے ایم یو کے شعبہ جغرافیہ نے جغرافیہ کی تعلیم وتوسیع میں اہم کردار ادا کیا ہے اور یہاں سے تعلیم یافتہ افراد ملک اور بیرون ملک اس شعبہ کا نام روشن کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آبادی کوئی بڑا مسئلہ نہیں، اس کا انتظام سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ انہوں نے وسائل بڑھانے پر خصوصی توجہ دینے پر زور دیا۔ نیشنل ایسوسی ایشن آف جیوگرافرز آف انڈیا کے صدر پروفیسر صلاح الدین قریشی، فیکلٹی آف سائنس کے ڈین پروفیسر قمرالحسن انصاری اور پروفیسر نظام الدین خاں وغیرہ نے شعبہ جغرافیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اے ایم یو کے جغرافیہ دانوں نے جغرافیہ کے میدان میں اپنی جدید تحقیق سے انمٹ نقوش مرتب کئے ہیں۔ خطبہ استقبالیہ میں صدر شعبہ پروفیسر جابر حسن خاں نے شعبہ کی دستیابیوں اور خدمات کا ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ 1924 میں شروع ہونے والے شعبہ جغرافیہ نے اپنے قیام کے پہلے دن سے ہی گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ جب بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں برطانوی جغرافیہ داں ڈڈلی اسٹیمپ اے ایم یو آئے تو انہوں نے شعبہ کی خدمات کا مشاہدہ کرتے ہوئے اسے جغرافیہ کا مکہ کہا۔ پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے پروفیسر نگار عالم صدیقی نے شعبہ جغرافیہ کی تاریخ بیان کی۔ انھوں نے کہا کہ شعبہ جغرافیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بڑے شعبوں میں سے ایک ہے۔

وکاس بھون میں منعقدہ میٹنگ کی صدارت سی ڈی او نے کی

بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں چلائی جانے والی مختلف اسکیموں کا جائزہ

رام پور (ایس این بی) چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نند کشور کلال کی صدارت میں وکاس بھون آڈیٹوریم میں کستوربا گاندھی گرلز اسکول اور مڈ ڈے میل، رینوویشن اور ضلع تعلیم و نگرانی کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اجلاس میں بیسک ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں چلائی جانے والی مختلف اسکیموں کا جائزہ لیا گیا۔ دسمبر 2024 تک ضلع کو ہنر مند بنانے کے ایکشن پلان کا جائزہ لیا گیا۔ جائزہ کے دوران چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے گزشتہ ضلع سطح اور بلاک سطح کے افسران کے ذریعہ ضلع کے اسکولوں کے اچانک معائنہ کے دوران غیر حاضر پائے گئے 35 اساتذہ کے خلاف کارروائی کرنے کے احکامات دیئے اور میڈیکل چھٹی پر پائے جانے والے اساتذہ کو میڈیکل بورڈ کے سامنے حاضر ہونے کے احکامات دیئے گئے۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے ڈسٹرکٹ بیسک ایجوکیشن آفیسر کو اسکولوں میں طلباء کی حاضری بڑھانے اور کستوربا گاندھی ریزیڈنشیل گرلز اسکولوں میں اپ گریڈ شدہ ہاسٹلوں میں داخلہ بڑھانے کے احکامات دیئے۔ انہوں نے تمام بلاک ایجوکیشن افسران کو احکامات دیئے کہ وہ تمام اسکولوں میں نصابی کتابوں کی 100 فیصد تقسیم کو یقینی بنائیں اور اس بات پر بھی خصوصی توجہ دیں کہ نصابی کتب کس سیشن میں تقسیم کی گئی ہیں۔ میٹنگ میں چیف میڈیکل آفیسر، ڈی آئی ای ٹی پرنسپل، ضلع پنچایت راج آفیسر، ضلع ترقیاتی افسر، ضلع پروگرام آفیسر، تمام ضلع کوآرڈی نیٹرس، تمام بلاک ایجوکیشن آفیسر، ایس آر جی اور تمام بلاک ڈیولپمنٹ آفیسرز میٹنگ میں موجود تھے۔

جسمانی زیادتی کے ملزم پر ایک لاکھ 50 ہزار کا جرمانہ عائد

رام پور (ایس این بی) بلاس پور کوتوالی کے علاقے میں نوعمر لڑکی سے جسمانی زیادتی کے کیس میں عدالت نے مجرم کو بیس سال قید اور ایک لاکھ 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ بلاس پور کوتوالی علاقے کے ایک گاؤں کی رہنے والی ایک خاتون نے 22 جون کو مقدمہ درج کرایا تھا۔ اس کا الزام ہے کہ اس کی نابالغ بیٹی کو ملک علاقہ کے سنگھ پورہ گاؤں کے رہنے والے لوسنگھ عرف لوپریت بہالانے ورغلا کر اس کی عصمت دری کی۔ اس معاملے میں رپورٹ درج کرتے ہوئے پولیس نے ملزم نوجوان کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا اور لڑکی کو بھی برآمد کرلیا۔ پولیس نے معاملے کی جانچ کے بعد عدالت میں چارج شیٹ داخل کی۔ عدالت میں اس کیس کی سماعت کے دوران اس کیس کا فیصلہ سنایا گیا۔ سماعت کے دوران استغاثہ نے مدعی اور متاثرہ لڑکی سمیت دیگر گواہوں کے بیانات لئے اور ملزم کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا جب کہ دفاع کا موقف تھا کہ ملزم کو دشمنی کی بنیاد پر پھنسایا گیا ہے۔ ملزم نے کوئی جرم نہیں کیا۔ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر سمیت شرما نے کہا کہ دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے لوسنگھ عرف لوپریت کو قصوروار پایا اور اسے بیس سال قید اور 1.05 لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ جرمانے کی رقم متاثرہ کو ادا کرنے کے احکامات دیے گئے ہیں۔

اسکول چلو ابھیان میں لاپرواہی برتنے پر 72 ہیڈ ماسٹرس کو نوٹس

رام پور (ایس این بی) گزشتہ سیشن 2023-24 میں اسکول چلو ابھیان کے تحت بچوں کو اسکولوں میں داخل کرنے میں تاخیر ہوئی تھی۔ ضلع میں 72 اسکول ایسے پائے گئے ہیں جہاں صرف 20 یا اس سے کم بچے داخل تھے۔ بی ایس اے سنجیو کمار نے ضلع کے 72 اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور انچارج ہیڈ ماسٹروں کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ان سے 3 مئی تک جواب طلب کیا ہے۔ پچھلے سال چلائی گئی اسکول چلو مہم کے تحت زیادہ سے زیادہ بچوں کو اسکولوں میں داخل کیا جانا تھا، لیکن ایک سال گزرنے کے باوجود نامزدگی کے عمل میں کوئی بہتری نہیں آئی۔ ضلع میں 72 سے زائد اسکول ہیں جن میں بیس یا اس سے کم بچے ان اسکولوں میں داخل تھے۔

کانٹھ: مدرسہ ناصر العلوم میں عازمین حج کیلئے ٹیکہ کاری

تربیتی کیمپ کا انعقاد، 107 عازمین کو ٹیکے لگائے گئے

کانٹھ (ایس این بی) مدرسہ ناصر العلوم کانٹھ میں آج عازمین حج کی ٹیکہ کاری وہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ مدرسے میں صبح 10 بجے محکمۂ صحت کی ٹیم کے ذریعے ٹیکہ کاری کی گئی۔ سی ایچ سی کانٹھ سے آئے ڈاکٹر ذوالفقار و پردیپ کمار سمیت صحت اہلکاروں کی ٹیم نے آخری وقت تک 107 عازمین حج کے ٹیکے لگائے۔ اس موقع پر حج بیت اللہ شریف کو جانے والے عازمین کی تربیت کے لیے پروگرام کا انعقاد کیا گیا مدرسے میں علاقائی حج ٹرینر مولانا محمد یامین ناظم مدرسہ ناصر العلوم نے اپنے اظہار خیال میں حج بیت اللہ کے مناسک کے حوالے سے معلومات فراہم کی نیز حج کے دوران کن چیزوں سے اجتناب ضروری ہے، اس سے آگاہ کیا۔ مولانا سراج الدین نے بھی عازمین حج کو خطاب کیا۔ انہوں نے اس موقع پر حج بیت اللہ کی سعادت کو جانے والے عازمین سے ملک وملت نیز عالمی سطح پر امن وامان قائم رہے اس کے لیے خصوصی دعاؤں کا اہتمام کرنے کی گزارش کی۔ تربیتی پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت پاک سے ہوا۔ ڈاکٹر سراج الدین انصاری، ڈاکٹر محمد عارف اور ڈاکٹر رئیس احمد نے بھی صحت اہلکاروں کا تعاون کیا۔ کانٹھ میں حج کے امور سے وابستہ شجاعت کریم انصاری، فصاحت کریم، حاجی شکیل احمد اور حاجی محمد یونس تیواری کی شرکت اہم رہی۔

رامپور: 244 عازمین کی ٹیکہ کاری

رام پور (ایس این بی) انجمن اصلاحِ قوم کے شعبۂ حج کی جانب سے پہلے روز عازمین کو ویکسین لگائی گئی۔ امسال حج بیت اللہ کو جانے والے عازمین کیلئے صبح انجمن اصلاحِ قوم میں ویکسین لگائی گئی۔ اس موقع پر 244 عازمین کے ٹیکے لگائے گئے اور جو عازمین رہ گئے ہیں ان کو آج جمعرات کی صبح میں ٹیکے لگائے جائیں گے۔ ماسٹر ٹریز معراج الحق ندوی نے بتایا کہ اس سال ضلع رام پور سے حج پر 857 لوگ روانہ ہورہے ہیں۔ واضح کردیں کہ 4 مئی کو سوار اور 6 مئی کو تحصیل ٹانڈہ میں ویکسین لگائی جائے گی۔ معراج الحق کے مطابق تنظیم عازمین حج کو حج کے مسائل سے اچھی طرح واقفیت دلاتی اور ان کی تربیت کرتی ہے۔ یہ عمل پرواز تک جاری رہتا ہے۔ اس موقع پر بابو عبیدالحق، ساجدالحق، شاہد شمسی، حاجی وسیم، عمر عبداللہ، ہمایوں وحید، پرویز اختر، فیصل احمد، شعیب شمسی، عفان الحق، حارث شمسی، نذیر احمد، زبیر کے علاوہ ڈاکٹر ستہ مورتی تومر، دیپک تیاگی، عبدالنعیم، عارف مسعود، نوید اقبال، رام پال، سواتی رنجنا شامل رہیں۔

ٹیکس ادا کرنے کے باوجود کالونی میں بنیادی سہولتوں کا فقدان

پانی کا اخراج نہ ہونے کی وجہ سے خالی پلاٹوں میں بھرا رہتا ہے پانی

بلند شہر: پانی کی نکاسی نہ ہونے پر بلدیہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے نیو فرینڈس کالونی کے باشندگان ۔.........(تصویر/ایس این بی)

بلند شہر (زبیر شاد/ایس این بی) سکندرآباد میں گلاؤٹھی روڈ پر واقع نیو فرینڈس کالونی کو آباد ہوئے تقریباً 15 سال سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا ہے۔ لیکن کالونی میں پانی کی نکاسی کا مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوسکا ہے۔ یہاں رہنے والے مکینوں کا کہنا ہے کہ پانی کی نکاسی نہ ہونے کی وجہ سے خالی پلاٹوں میں پانی بھر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے پانی کی بدبو اور مچھروں کی افزائش میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے بیماریوں کا بھی خطرہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ متعدد بار بلدیاتی عہدیداروں اور عوامی نمائندوں کو تحریری طور پر شکایتیں کی گئی ہیں مگر اس کے بعد بھی مسئلہ کا کوئی حل نہیں نکل سکا ہے۔ کالونی کے رہائشی زید عالم، عمران، محمد قمرالدین، ندیم، تنویر، یوسف سیفی، شارخ، فیصل، سہیل، دانش، عارف، نعیم، شریف، عالم، عابد، چمن اور فیروز نے بتایا کہ نیو فرینڈس کالونی کو آباد ہوئے 15 سال سے زائد ہوچکے ہیں۔ زیادہ تر لوگ بلدیہ کو ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بلدیہ کی طرف سے فراہم کی جانے والی بنیادی سہولیات کے نام پر سب کچھ زیرو ہے۔ ٹیکس وصولی کے لیے افسران یہاں آتے ہیں لیکن کالونی کے جو بنیادی مسائل ہیں ان پر کسی کی توجہ نہیں ہے۔ اسی سے ناراض ہوکر کالونی میں رہنے والے درجنوں افراد نے بلدیہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے جلد پانی کی نکاسی کا مطالبہ کیا۔ متعلقہ وارڈ کے کونسلر کے شوہر اسلم ملک کا کہنا ہے کہ انہوں نے متعدد بار بلدیہ کے چیئرمین اور ای او کو تحریری شکایت کی لیکن ابھی تک کوئی سنوائی نہیں ہوئی ہے۔

ٹریکٹر پر سوار 3 لوگ زخمی، گاؤں والوں نے کیا احتجاج، ڈرائیور ٹرک سمیت گرفتار

بلند شہر (ایس این بی) انوپ شہر کوتوالی علاقے میں جیرولی گاؤں کے قریب ایک تیز رفتار بے قابو ٹرک نے پیچھے سے ٹریکٹر ٹرالی کو ٹکر ماردی۔ حادثے میں گندم کی بوریاں لے جانے والی ٹرالی پر بیٹھا کسان سڑک پر گر کر جاں بحق ہوگیا۔ حادثے سے ناراض گاؤں والوں اور اہل خانہ نے ہنگامہ کھڑا کردیا۔ موقع پر پہنچی پولیس نے ہنگامہ کررہے لوگوں کو سمجھا کر خاموش کیا۔ موصولہ اطلاع کے مطابق تحصیل ڈبائی کے یاباپور گاؤں کا رہنے والا کسان سہاش شرما (55 سال) بدھ کی صبح ٹریکٹر ٹرالی میں گیہوں لے کر انوپ شہر میں واقع اناج منڈی میں فروخت کرنے جارہا تھا۔ وہ ٹرالی میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران گاؤں جیرولی کے قریب پیچھے سے آرہے ایک بے قابو ٹرک نے ٹریکٹر کو ٹکر ماردی۔ جس کی وجہ سے ٹریکٹر پر سوار کسان سہاش شرما ٹریکٹر سے نیچے گر گیا اور جسم میں اندرونی چوٹ آنے سے کسان موقع پر ہی جاں بحق ہوگیا۔ جبکہ ٹریکٹر پر سوار دیگر تین افراد معمولی طور سے زخمی ہوگئے۔ موقع پر موجود گاؤں والوں نے پولیس اور متوفی کے لواحقین کو واقعہ کی اطلاع دی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچے اہل خانہ اور گاؤں والوں نے احتجاج کیا۔ پولیس افسران نے موقع پر پہنچ کر گاؤں والوں سے بات کی اور انہیں سمجھایا۔ کارروائی کی یقین دہانی کے بعد گاؤں والے راضی ہوگئے۔ سی او انوپ شہر انوپ سنگھ کے مطابق سڑک حادثے میں ایک شخص کی موت ہونے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ احتجاج کررہے گاؤں والوں کو سمجھا کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج کر ملزم ڈرائیور کو ٹرک سمیت گرفتار کرلیا گیا ہے۔

مختلف سڑک حادثات: دوا لینے جارہے 2 دوستوں کی موت

رام پور (ایس این بی) 2 دوست جو دوا لینے رام پور سے ہاپوڑ جارہے تھے۔ حادثے میں جان کی بازی ہار گئے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب کار ہائی وے پر الٹ گئی۔ دونوں خاندانوں میں زبردست صدمہ ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق نینی تال ہائی وے پر کار بے قابو ہوگئی اور ایک کھمبے سے ٹکرانے کے بعد الٹ گئی۔ حادثے میں کار سوار رنویر (42) اور سریندر سنگھ عرف کاکو (35) کی موت ہوگئی۔ دونوں دوست دوائیاں خریدنے گاڑی سے ہاپوڑ جارہے تھے۔ یہ حادثہ ٹول پلازہ کے قریب پیش آیا۔ بلاس پور کوتوالی علاقے کے چندیلا گاؤں کا رہنے والا رنویر سنگھ (42) اپنے دوست سریندر سنگھ عرف کاکو (35) کے ساتھ صبح کار سے جارہا تھا۔ ہائی وے پر ٹول پلازہ کے قریب کار بے قابو ہوکر سڑک کنارے کھڑے کھمبے سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ حادثے کے بعد چیخ وپکار مچ گئی، ہائی وے پر جام لگ گیا۔ موقع پر لوگوں کی بڑی بھیڑ جمع ہوگئی۔ لوگوں نے جلدی سے کھڑکی توڑ کر کار میں پھنسے دونوں کو باہر نکالا۔ اس دوران ایک نوجوان کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ کچھ دیر میں بھوٹ پولیس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ زخمیوں کو ایمبولینس کے ذریعے ضلع اسپتال بھیجا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے دونوں دوستوں کو مردہ قرار دیا۔ اطلاع ملنے پر متوفی کے لواحقین بھی روتے ہوئے اسپتال پہنچ گئے۔ پولیس نے دونوں دوستوں کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم کرکے ورثاء کے حوالے کردیا ہے۔ دونوں نوجوان کھیتی باڑی میں مصروف تھے۔ کیس کی رپورٹ تا حال پولیس کو نہیں دی گئی۔ پولس معاملے کی تحقیقات کررہی ہے۔ بھوٹ تھانہ انچارج نشا کھٹانہ نے بتایا کہ لاشیں شام کو لواحقین کے حوالے کردی گئیں۔ دوسری جانب موٹر سائیکلوں کے درمیان تصادم میں ایک پرائیویٹ سیکورٹی گارڈ کی جان چلی گئی۔

اے ایم یو: طلبا سے ہاسٹلوں کو خالی کرائے جانے کے احکامات کے بعد انتظامیہ کے کردار پر سوالیہ نشان

پروفیسر محمد وسیم علی

محمد سلمان غوری

فرید مرزا

علی گڑھ (ایس این بی) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلباء سے ہاسٹلوں کو خالی کرائے جانے کے احکامات کے بعد اے ایم یو پراکٹر پروفیسر محمد وسیم علی کے ذریعہ میڈیا کو دیے گئے بیان نے انتظامیہ کے کردار پر سوالیہ نشان لگادیا ہے، جہاں شرپسند عناصر اور بھارتیہ جنتا پارٹی سمیت ہندووادی تنظیمیں یہ الزام عائد کرتی رہی ہیں کہ اے ایم یو میں کیمپس میں شرپسند عناصر پناہ لیتے ہیں اس پر خود پراکٹر کے بیان نے مہر لگادی ہے۔ پروفیسر محمد وسیم نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ ہاسٹل خالی کرانے کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی شامل ہے کہ کیمپس میں غیر قانونی طریقہ سے کچھ باہری لوگ بھی رہ رہے ہیں جب سے یہ بیان سوشل میڈیا پر وائرل ہوا ہے تب سے ہی ان کے اس بیان کی مذمت کی جارہی ہے۔ پراکٹر کے اس بیان کے سامنے آنے کے بعد سے طلبہ برادری میں بے چینی پائی جارہی ہے، طلبہ برادی کا کہنا ہے پراکٹر کا بیان سامنے آنے سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ مسلم یونیورسٹی انتظامیہ نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ یونیورسٹی کے ہاسٹل میں غیر قانونی طور شرپسند پناہ گزیر ہیں، وہیں طلبہ کا یہ بھی کہنا ہے کہ ماضی میں بھی زعفرانی سیاست کے حامی اور شدت پسندوں کی جانب سے اکثر اس طرح کے مختلف بے بنیاد الزامات مسلم یونیورسٹی پر لگائے جاتے رہے ہیں، حد یہ ہے کہ وطن پرستی کے لیے مشہور مسلم یونیورسٹی کو شدت پسندوں نے دہشت گردی کا اڈہ تک کہہ ڈالا، یہ بھی الزام لگایا تھا کہ غیر قانونی طور پر نوجوان یہاں قیام پذیر ہیں، ماضی میں مسلم یونیورسٹی انتظامیہ نے ہمیشہ ان بے بنیاد الزامات کو مسترد کرکے، مسلم یونیورسٹی کا دفع کیا، لیکن اب یونیورسٹی پراکٹر کی جانب سے یہ بیان سامنے آنے کے بعد کہ موسم سرما کی تعطیلات میں ہاسٹل کو خالی کرانے کے بعد ہاسٹل کی مرمت کا کام ہوگا اور غیر قانونی طور پر قیام پذیر نوجوانوں کو باہر کیا جائے گا۔ پراکٹر کے اس بیان سے یہ مانا جارہا ہے کہ انتظامیہ نے بھی تسلیم کرلیا کہ ہاسٹل میں غیر قانونی طور پر نوجوان رہتے ہیں۔ طلباء نے پراکٹر کے اس بیان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے پراکٹر کے استعفیٰ کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ اے ایم یو طالب علم محمد فرید مرزا نے کہا کہ کیمپس سے غیر قانونی طور پر رہنے والے نوجوانوں کو باہر کا راستہ دکھانے کیلئے آخر تین ماہ کا انتظار کیوں کیا جارہا ہے اگر کیمپس میں شرپسند عناصر ہیں تو پھر آج سے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے تاکہ طلبہ اور اے ایم یو کیمپس محفوظ ہوسکے۔ طالب علم محمد سلمان غوری نے کہا کہ گزشتہ تقریباً 3 برسوں سے پراکٹر کے عہدے پر پروفیسر وسیم علی فائز ہیں، اس درمیان انہوں نے اس حوالے سے اب تک کیا کیا، کیمپس میں طلباء کی حفاظت اور لاء اینڈ آرڈر برقرار رکھنا ان کی ذمہ داری ہے اور اگر اس میں وہ ناکام ہیں تو پھر انہیں اپنے عہدے پر بنے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیمپس میں جب سے مذکورہ آڈیو اور اسکے بعد سے پراکٹر کا بیان وائرل ہوا ہے تبھی سے ان کے بیان کی تنقید کی جارہی ہے اور اس کے متعدد معنی نکالے جارہے ہیں۔

اے ایم یو: موسم سرما کی تعطیل میں ہاسٹل میں مقیم تمام طلبا وطالبات سازوسامان کے ساتھ گھر جائیں

اے ایم یو وائس چانسلر نے لیا بڑا فیصلہ، انتظامیہ بچوں کی تربیت کیلئے فکرمند ،ہو رہی ہے ستائش

علی گڑھ (سید عتیق الرحیم/ایس این بی) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کو تہذیب کا لال قلعہ اور تمدن کا تاج محل کہا جاتا ہے، یوں تو ہندوستان میں بہت سے تعلیمی ادارے ہیں جو اپنی اعلیٰ تعلیم کی وجہ سے جانے جاتے ہیں، لیکن علی گڑھ مسلم یونیورسٹی تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنی تہذیب کی وجہ سے معروف ہے، خاص طور پر یہاں کا اقامتی کردار، یعنی ’ہاسٹل‘ کی زندگی غور طلب ہے کہ سرسید نے اقامتی یونیورسٹی قائم ہی اس لیے کی تھی کہ یہاں ملک بھر سے آنے والے طلبہ کی کردار سازی بھی کی جائے، ان کی اسلامی اور تہذیبی شناخت بھی برقرار رہ سکے۔ غور طلب ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے طور پر پہلی خاتون وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے چارج لیتے ہی ایک بڑا فیصلہ لیا ہے، انہوں نے انتظامیہ کے ساتھ میٹنگ کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ موسم سرما 2024 کی تعطیل میں یونیورسٹی کے ہاسٹل میں رہ رہے تمام طلبہ وطالبات اپنے تمام ساز و سامان کے ساتھ گھر جائیں، اس فیصلہ کا مقصد یہ ہے کہ تقریباً 2 مہینہ کی تعطیل میں ہاسٹل کی صفائی ستھرائی ہوسکے، ہاسٹل سے وہ گندگی، انفیکشن اور وائرس صاف کیا جا سکے جس سے گزشتہ 7 سالوں سے انرولڈ طلبہ و طالبات کی ذہنی اور جسمانی صحت پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں، یقیناً یہ فیصلہ قابل ستائش ہے اور علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے سنجیدہ طلبہ واساتذہ اس فیصلہ کی تعریف کررہی ہیں۔

سیدنا طاہر سیف الدین منٹو سرکل اسکول کے سبکدوش ٹیچر اور وارڈن سید عامر علی کہتے ہیں کہ اقامتی زندگی روز اول سے محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کی امتیازی خصوصیت تھی، یہاں مختلف علاقوں کے طلبہ کو مل جل کر رہنے، شائستہ آداب و معاشرت کی تعلیم حاصل کرنے اور اتفاق واتحاد کا سبق سیکھنے کا موقع فراہم تھا، ہاسٹل میں رہنے سے اساتذہ طلبا کے درمیان قریبی تعلقات قائم ہوتا تھا اور طلبا کو اپنے گھر کی نگرانی میں صبح سے شام اور شام سے صبح تک ایک منظم اور باقاعدہ اور بامعنی زندگی گزارنے کا موقع ملتا تھا۔ سرسید کو کالج کی اقامتی زندگی پر ناز تھا۔ طلبا سے اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ اجتماعی زندگی ایک ایسی کتاب ہے جس کا مطالعہ تمہاری زندگیوں کو سنوارنے میں بے حد مددگار رہوگا۔ ماہرین سرسید بتاتے ہیں کہ دارالاقامہ میں سرسید کی وفات کے تقریباً بارہ سال بعد بورڈنگ ہاؤس میں رہنے والے طلبا کی تعداد 455 تھی۔ اطلاعات کے مطابق اب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سو سال سے زیادہ مکمل ہونے پر بورڈنگ ہاؤس میں 22 مختلف ہال ہیں جن میں تقریباً 20 سے 25 ہزار طلبا تعلیم و تربیت سے فیض یاب ہورہے ہیں، مسلم یونیورسٹی کے طلبہ قدیم وسابق استاد اور تنظیم تحفظ مدارس ہند کے قومی صدر سید احمد حسین مظاہری نے نمائندہ روزنامہ سہارا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ نعیمہ گلریز نے بہت شاندار اور دور اندیشی فیصلہ لیا ہے، اس فیصلہ میں بظاہر یونیورسٹی انتظامیہ کی دلچسپی ہے کہ ہمارے طلبا دوسری یونیورسٹی کے طلبا سے ممتاز رہیں، ہاسٹل کا ماحول ساز گار رہے، جس کیلئے پورے سال انتظامیہ جدو جہد کرتی رہتی ہے۔ یونیورسٹی کے سابق طالب علم اور علیگڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز المنائی ایسوسی ایشن گورکھپور کے جنرل سکریٹری نصرت عباسی نے کہا کہ سرسید احمد خاں کے زمانے سے اقامتی زندگی کا سلسلہ باقاعدہ شروع ہوگیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کی یادیں، پوری دنیا میں رہ رہے یہاں کے فارغین کی ایک دوسرے سے محبت کی بنیاد ہی یہاں کی اقامتی زندگی ہے، جن میں طلبہ و طالبات کی اقامت گاہیں بہت ہی منظم ہیں۔ یہاں ان کے رہن سہن، اخلاق، عادات واطوار اور قیام وطعام کا مستقل نظم ہوتا ہے۔ نعیمہ گلریز کے چارج سنبھالتے ہی اقامتی حالوں میں رہنے والے انرولڈ طلبہ و طالبات کی فکر کرنا یقیناً ان کا بہترین فیصلہ ہے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی اقامت گاہوں کے نام یہ ہیں سرسید ہال (نارتھ)، سرسید ہال (ساؤتھ)، آفتاب ہال، سر ضیاء الدین ہال، وقارالملک ہال، محمد حبیب ہال، بی بی فاطمہ ہال، سروجنی نائیڈو ہال، سرراس مسعود ہال، محسن الملک ہال، ندیم ترین ہال، ہادی حسن ہال، سرشاہ سلیمان ہال، عبداللہ ہال، عزیزالنساء ہال، علامہ اقبال ہال، اندرا گاندھی ہال، بیگم سلطان جہاں ہال، این آر ایس سی ہال اور بھیم راؤ امبیڈکر ہال، آفتاب ہال قابل ذکر ہیں۔

فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے موضوع پر منعقد میٹنگ

علی گڑھ (ایس این بی) عدم رواداری اور نفرت کے اندھیروں میں پرامن بقائے باہمی کی متعدد روشن مثالیں ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہیں جو تنوع کے درمیان اتحاد کی خوبصورتی کو واضح کرتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار معروف سماجی کارکن ڈاکٹر افضال احمد نے کیا وہ آج فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے موضوع پر منعقدہ میٹنگ کو خطاب کررہے تھے۔ انھوں نے چند روشن مثالوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جنوبی تمل ناڈو میں تباہ کن سیلاب کے بعد، سیدونگنالور بیت المال جماعت مسجد نے ضرورت مند ہندو خاندانوں کو پناہ دی اور ان کے لئے اپنے دروازے کھول دیے۔ چار دن تک ان خاندانوں نے مسجد کی چہاردیواری میں پناہ لی، جہاں انہیں نہ صرف پناہ ملی بلکہ اشیائے ضروریہ جیسے خوراک، کپڑے اور ادویات بھی ملیں۔ اس بےلوث عمل نے مذہبی حدود کو عبور کیا، یکجہتی کے اس فطری احساس کا مظاہرہ کیا جو بحران کے وقت کمیونٹیز کو ایک ساتھ باندھتا ہے۔ اسی طرح، کوپال کرناٹک میں مہمان نوازی کا ایک دل کو گرمادینے والا اشارہ دیکھا گیا۔

محکمہ رسد کنٹرول ڈرگ ٹیم کا شیوا ڈھابہ اور ماما یادو ہوٹل پر چھاپہ

ہاپوڑ (ایس این بی) محکمہ رسد کنٹرول ڈرگ کی ٹیم نے گڑھ روڈ پر واقع شیوا ڈھابہ اور ماما یادو ہوٹل پر چھاپہ مار کارروائی کی۔ اس دوران تیار پنیر کی سبزی اور ارہر کی دال کا نمونہ بھر کر جانچ کیلئے بھیجا گیا۔ محکمہ رسد افسر ستیش کمار نے بتایا کہ کئی روز قبل گڑھ مکتیشور کے آدرش نگر کے باشندے منوج کمار نے موضع ٹھسینی کے پاس ماما یادو پر کھانا کھایا تھا اسی دوران سبزی سے بدبو آنے کی شکایت کی گئی۔ شکایت کرنے پر ڈھابے کے مالک کلدیپ اور اس کے اسٹاف نے منوج کے ساتھ مارپیٹ کی۔ اس معاملہ میں منوج نے تھانہ سمبھاؤلی میں ایف آئی آر درج کرائی۔ ماما یادو ہوٹلکے خلاف مسلسل شکایات مل رہی تھیں، جس پر کارروائی کرتے ہوئے محکمہ کی ٹیم نے بدھ کی صبح چھاپہ مار کارروائی کرکے تیار پنیر کی سبزی اور دال کے نمونے بھر کر جانچ کیلئے بھیج دیئے۔

ہاپوڑ: برہنہ حالت میں بنایا گیا ویڈیو انٹرنیٹ پر وائرل کرنے کی دھمکی، ملزم کیخلاف ایف آئی آر درج

ہاپوڑ (ایس این بی) شہر میں جگہ جگہ چل رہے اویو ہوٹل پوری طرح عیاشی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں ہونے والی آبروریزی کی وارداتوں کے دوران بنائی گئی فحش ویڈیو کو پورن ویب سائٹ کو فروخت کئے جانے کے امکانات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس دھندے میں اویو ہوٹلوں کی ملی بھگت شامل ہے۔ حالانکہ پولیس نے ابھی تک اپنی جانچ میں ایسی کوئی واردات نہیں پائی ہے۔ برہنہ حالت میں بنایا گیا ویڈیو انٹرنیٹ پر وائرل کرنے کی دھمکی دے کر کے ملزم نے شادی شدہ خاتون کو تھانہ بابوگڑھ حلقہ کے اپیڑہ میں واقع اویو ہوٹل میں بلایا اور اس کی آبروریزی کی۔ ملزم کے کہنے پر متاثرہ 75 ہزار کی نقدی اور لاکھوں روپئے کے زیورات بھی ساتھ لائی تھی جو ملزم نے ہڑپ لئے۔ اس سے قبل سال 2016 میں خاتون کی نابالغ عمر ہونے کے درمیان ملزم نے اس کی آبروریزی کرکے اس کا ویڈیو بنایا تھا۔ اس معاملہ میں ملزم کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ اس کے باوجود ملزم متاثرہ کو مسلسل بلیک میل کرتا رہا۔ دوبارہ ملزم کے خلاف تھانہ بابوگڑھ میں ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق ضلع گوتم بدھ نگر کے تھانہ دادری کی رہنے والی خاتون نے بتایا کہ 2016 میں وہ نابالغ تھی اسی دوران دادری حلقہ کے محلّہ گوتم پوری کے باشندے راہل نے اسکی آبروریزی کی اور کا ویڈیو بنا لیا اور اس کے بعد متاثرہ کی شادی تھانہ بابوگڑھ حلقہ کے تھانہ بابوگڑھ میں ہوگئی، مگر وہ مسلسل اس کا بلیک میل کرتا رہا۔ متاثرہ کے مطابق ملزم نے گذشتہ روز ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے بابوگڑھ حلقہ میں واقع ایک اویو ہوٹل میں بلایا اور اس کی آبروریزی کی۔ متاثرہ ملزم کے کہنے پر گھر سے 75 ہزار کی نقدی اور لاکھوں روپئے کے زیورات ساتھ لائی تھی جسے ملزم نے ہڑپ لئے۔ جس کے بعد متاثرہ تھانہ پہنچی اور ملزم راہل کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی۔ پولیس نے ایف آئی آر درج کر کے جانچ شروع کردی ہے۔